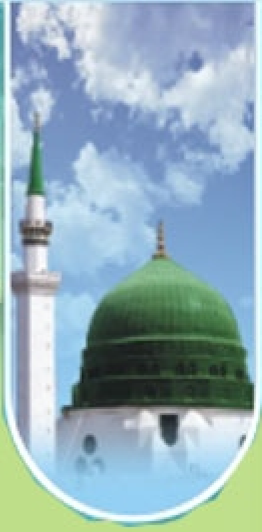


اذ لم تستحیی فاصنع ما شئت (الحدیث)

جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو چاہے کر

قادیان کا آوارہ نبی

قادیانی کی ذہنی غلاظت اور مکروہ کردار کا دستاویزی ثبوت

مرتب

ساجد خان

ادارہ تعلیم القرآن والسنہ

حق کے متلاشی قادیانیوں کیلئے



مرزا غلام احمد قادیانی ایک آوارہ نبی

قادیانیوں کا ترانہ

قارئین کرام نیچے مرزا قادیانی کے وہ شاہکار دیے گئے ہیں جسے ایک ادنی شریف آدمی بھی زبان پر لاتے ہوئے دس بار سوچے گا چہ جائیگا کہ ایک نبوت کا دعوی کرنے والا شخص اس قدر آوارہ زبان یا للعجب۔ ہم قادیانیوں کا چیلنج کرتے ہیں کہ اگر وہ واقعی مرزا پر ایمان لاتے ہیں اور اسے نبی مانتے ہیں تو ایک کمرے میں اپنی ماں، بہن، بیٹی اور تمام اہل خانہ کو جمع کر کے مندرجہ ذیل حوالے زور زور سے پڑھ کر سنائے اور اپنی ماں، بہن بیٹی سے ان عبارتوں کا مطلب اور تشریح بھی پوچھے، انھیں اس حرکت پر شرم نہیں آنی چاہئے کیونکہ یہ انھیں کے حضرت جی کے ترانے اور دعائیں ہیں جنھیں قادیانی مرزائی ''سلطان القلم'' کہتی ہے، مگر افسوس!!! ان کی یہ اندھی تقلید انھیں جہنم میں لیجا کر ہی چھوڑ یگی۔ اگر مسلمان قارئین میں سے ان عبارتوں کے پڑھنے پر کسی کو تکلیف پہنچے تو ہم معذرت خواہ ہیں اس لئے کہ ہم نے مجبوراً قادیانیوں کا اصل چہرہ دکھانے کیلئے ان اخلاق باختہ تحریروں کو آپ کے سامنے رکھا ہے۔

﴿تنبیہ﴾ بطور مسلمان بھائی کے اپنی مسلمان بہنوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان عبارتوں کو نہ پڑھیں شکریہ۔

چپکے چپکے حرام کروانا
آریوں کا اصول بھاری ہے

زن بیگانہ پر یہ شیدہ ہیں
جس کو دیکھو وہی شکاری

غیر مردوں سے مانگنا نطفہ
سخت خبث اور نابکاری

غیر کے ساتھ جو کہ سوتی ہے
وہ نہ بیوی زن بزاری ہے

نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بے قراری ہے

بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط
یار کی اس کو آہ وزاری ہے

دس سے کرواچکی ہے زنا لیکن
پاک دامن ابھی بچاری ہے

گھر میں لاتے ہیں اس کے یارو کو
ایسی جورو کی پاسداری ہے

اس کے یاروں کو دیکھنے کیلئے
سر بازاری ان کی باری ہے

ہے قوی مرد کی تلاش انھیں
خوب جورو کی حق گزاری ہے

آریہ دھرم ص 75,76 روحانی خزائن ج ۱۰ ص ۷۵، ۷۶

یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی نے آریوں کے بارے میں لکھی ہے مزے کی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ایک جگہ اپنے آپ کو آریوں کا بادشاہ کہا ہے تو جب بادشاہ کی رعایا کا یہ حال ہے تو خود بادشاہ؟؟؟؟؟؟؟؟؟

ناف کے نیچے

پرمیشر (آریوں کا خدا۔ ناقل) ناف سے دس انگل نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں) ﴿چشمہ معرفت ص 114﴾

(قارئین کرام آپ خود اندازہ کرلیں کہ مرد یا عورت کے ناف سے دس ہاتھ نیچے کیا ہوتا ہے، ہم آپ سے پھر معذرت خواہ ہیں کہ آپ کو یہ عبارت پڑھنی پڑھی لیکن دوسری طرف یہ ضمیر پکار پکار کہہ رہا ہے کہ ان نام نہاد اسلام کا دعوی کرنے والوں کا اصل چہرہ دنیا کو دکھاؤ، مرزا نے اس عبارت میں آریوں کے خدا کی توہین کی جس کے جواب میں آریوں نے حضور ﷺ کی سخت توہین کی اور اسی بنا پر فسادات بھی پھوٹے، مزید آگے ملاحظہ فرمائیں

قادیانیوں کا خشوع و خضوع

☆ یاد رکھنا چاہئے کہ نماز اور یاد الٰہی میں جو کبھی انسان کو حالت خشوع میسر آتی ہے اور وجد اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے یا لذت محسوس ہوتی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس انسان کو رحیم خدا سے حقیقی تعلق ہے جیسا کہ اگر نطفہ اندام نہانی کے اندر داخل ہو جائے اور لذت بھی محسوس ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس نطفہ کو رحم سے تعلق ہو گیا ہے بلکہ تعلق کیلئے علیحدہ آثار اور علامات ہیں۔ پس یاد الٰہی میں ذوق و شوق جسکو دوسرے لفظوں میں حالت خشوع کہتے ہیں نطفہ کی اس حالت سے مشابہ ہے جب وہ ایک صورت میں انزال پکڑ کر اندام نہانی کے اندر گر جاتا ہے ﴿ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 192﴾

☆ جیسا کہ نطفہ کبھی حرام کاری کے طور پر کسی رنڈی کے اندام نہانی میں پڑتا ہے تو اس میں وہی لذت، نطفہ ڈالنے والے کو حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اپنی بیوی کے ساتھ۔ پس ایسا ہی بت پرستوں اور مخلوق پرستوں کا خشوع و خضوع اور حالت ذوق و شوق، رنڈی بازوں سے مشابہ ہے یعنی خشوع و خضوع مشرکوں کا اور ان لوگوں کا جو محض اغراض دنیویہ کی بناء پر خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اس نطفہ سے مشابہ رکھتا ہے جو حرام کار عورتوں کے اندام نہانی میں جا کر باعث لذت ہوتا ہے، بہر حال جیسا کہ نطفہ میں تعلق پکڑنے کی استعداد ہے۔ حالت خشوع میں بھی تعلق پکڑنے کی استعداد ہے مگر صرف حالت خشوع اور رقت اور سوز اس بات پر دلیل نہیں کہ وہ تعلق بھی ہو گیا جیسا کہ نطفہ کی صورت میں جو اس روحانی صورت کے مقابل پر ہی مشاہدہ ظاہر کر رہا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی عورت کے اندام نہانی میں داخل ہو جائے اور اس کو اس فعل سے کمال لذت حاصل ہو تو یہ لذت اس بات پر دلالت نہیں کرے گی کہ حمل ضرور ہو گیا ہے۔ پس ایسا ہی خشوع اور سوز و گداز کی حالت کو وہ کیسی ہی لذت اور سرور کے ساتھ ہو، خدا سے تعلق پکڑنے کے لئے کوئی لازمی علامت نہیں ﴿ایضاً ص 193﴾

یہ قادیانیوں کے سلطان القلم کی چند سلطانی شاہکار ہیں، حضرات آپ کو اللہ نے عقل دی ہے آپ خود غور فرمائیں یہ کیا کسی نبی کی عبارتیں ہیں یا کسی شرابی کبابی زانی اور آوارہ شخص کی۔۔ہم فیصلہ آپ کی عقل پر چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔اسکے علاوہ بھی مرزا کی کئی عبارتیں ہیں جنھیں ہم یہاں ذکر نہیں کر رہے۔۔۔اب آگے ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے چند نام نہاد صحابہ، خلفاء اور مریدوں کی عبارتیں پیش کرینگے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہاتھ اور قلم کی اس بدکاری میں صرف مرزا ہی نہیں بلکہ پوری مرزائی امت شامل ہے اور شامل کیوں نہ ہو کیونکہ یہ تو ان کے نبی کی مبارک سنت ہے؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

بلا عنوان ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

☆ حضرت مسیح موعود کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا۔ اگر ان کو حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ کے ظل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلے میں ابوجہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔ ﴿مرزا بشیر الدین محمود کا خطبہ۔ روزنامہ الفضل قادیان ۲ نومبر ۱۹۲۲ء۔ یہ بشیر الدین مرزا قادیانی کا بڑا بیٹا اس کا اولین صحابی قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ ہے قادیانی اس کو مصلح الموعود و قمر الانبیاء کے القابات سے پکارتی ہے﴾

حضرات اب جو عبارت میں نقل کرنے جا رہا ہوں ایسی عبارت شائد آپ کو اردو، پنجابی انگلش غرض دنیا کی کسی زبان کے فحش لٹریچر میں نہ ملے گی اس عبارت کو نقل کرتے ہوئے ہمیں اپنے قلم اور اپنے آپ سے شرم آ رہی ہے لیکن ہم مجبور ہیں۔۔ لیجئے اس تعفن بھری عبارت کو پڑھئے۔۔۔۔۔۔۔

☆ اس شخص نے کہا کہ ہم یہودی ہیں۔ میں نے کہا کہ تم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تمہارے قول و فعل کس سے ملتے جلتے ہیں۔ اس بات پر وہ شخص سخت غضبناک ہو کر کہنے لگا۔ **دیکھو جی مرزا رات کو لنگائی سے بدکاری کرتا ہے اور صبح کو بے غسل لوڑا اجڑا ہوا ہوتا ہے** اور کہہ دیتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے اور وہ الہام ہوا ہے، میں مہدی ہوں میں مسیح ہوں۔

مجھ جیسا انسان غیرت مند کب روا رکھ سکتا تھا (ارے بے حیا کتاب میں "لوڑا" لکھتے ہوئے تیری غیرت کہاں مر گئی تھی۔۔۔ناقل) کہ حضرت اقدس مرزا قادیانی (فداہ جانی و روحی و امی و ابی) کی نسبت۔۔۔۔۔الخ ﴿تذکرۃ المہدی ص ۵۷ ایپر سراج الحق نعمانی قادیانی﴾

☆ جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں «حیات احمد حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول ص ۲۵ یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان»

«۞»«۞»«۞» دعوت «۞»«۞»«۞»

یہ چند عبارتیں تھیں جو ہم نے بطور مثال پیش کر دیں ورنہ پورا قادیانی لٹریچر ان ہی مغلظات سے بھرا ہوا ہے۔ میں یہاں تمام قادیانیوں کو کہتا ہوں بلکہ سب سے پہلے قادیانیوں کے پانچویں خلیفہ اور مرزا قادیانی کے پڑپوتے مرزا مسرور (اسود اللہ وجھہ) کو کہتا ہوں کہ مرزا مسرور اگر تو واقعی مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور محمد ﷺ کا ظل اور بروز اور نبی سمجھتا ہے اور اگر تجھے اسکی حقانیت پر یقین ہے تو میں تجھے اللہ اور اس کے بعد تیرے مسیح کا واسطہ اور اس کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ جب تمھارا سالانہ U.K جلسہ منعقد ہو تو مندرجہ بالا حوالوں پر دی گئی عبارتوں کو نہ صرف خود اپنے تمام متبعین کے سامنے زور زور سے اور مزے لے لے کر پڑھنا بلکہ اپنے مریدوں کو اس بات کی تاکید کرنا کہ وہ مرزا جی کی ان نصائح اور فصاحت و بلاغت سے بھرپور عبارتوں اور تعلیمات و استعارات کو نہ صرف اپنے گھر میں پڑھنے پڑھانے کی پابندی کریں بلکہ گھر دکان چوک میں ان کو بطور تبرک کے آویزاں کریں۔

اور تمام قادیانیوں کو میں یہی دعوت دیتا ہوں کہ تمھیں تمھارے مرزا جی کا واسطہ اگر تم اس کو سچا مانتے ہو تو اپنے گھر میں ایک کمرے میں اپنی ماں، بہن، بہو اور بیٹی اور بیٹوں کو جمع کر کے ان عبارتوں کو زور زور سے اور جھوم جھوم کر پڑھنے کا اہتمام کرو اور نہ صرف خود پڑھو بلکہ اپنی بہو بیٹی سے ان عبارتوں کی خوب تشریح بھی معلوم کرو تا کہ پتہ تو چلے کہ انھیں حضرت جی کی تعلیمات سمجھ میں بھی آئی یا نہیں اور اگر ہو سکے تو یہ عبارتیں یاد بھی کروا دو تا کہ اگر کبھی نماز میں خشوع و خضوع آ جائے تو مرزا جی کی خشوع و خضوع والی عبارت ذہن میں ہو۔

ہے کوئی قادیانی جگر جو اس دعوت کو قبول کر کے اس پر عمل کرے۔ ارے اس میں تمھارے لئے شرم والی کیا بات ہے؟ جب یہ عبارتیں لکھتے ہوئے تمھارے اکابرین کو حیا نہ آئی تو تم کیوں شرما رہے ہو اس طرح تو تم نہ صرف اپنے بڑوں بلکہ مرزا قادیانی کے بھی گستاخ ہو گئے۔ ہائے اذا لم تستحیی فاصنع ما شئت (جب تجھ میں حیا نہیں تو جو چاہے کر) ارے قادیانیوں اب بھی وقت ہے لوٹ آؤ لوٹ آؤ۔ عنقریب آنکھ بند ہو جانے کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ دنیا میں گدھے پر بیٹھے تھے یا گھوڑے پر۔ نرقع دنیانا بتمزیق دیننا، فلایبقی دیننا و لا ما نرقع (ہم نے اس پیوند زدہ دنیا کی خاطر اپنے دین کو بیچ ڈالا ہائے افسوس آج تو نہ یہ دین بچا اور نہ ہی یہ دنیا ہاتھ آئی۔)

«**چیلنج**» ان تمام حوالوں کو غلط ثابت کرنے والے قادیانی کو فی حوالہ 50,000 روپے انعام اور دنیا کے جس چوک میں مجھے گولی مارنا چاہیں ان کو اجازت ہے میرا خون ان پر معاف ہے «ساجد خان»

ضمیمہ

مرزا غلام احمد قادیانی زانی تھا

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی ۔۔ناقل) ولی اللہ تھے ۔اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے ہیں ۔اگر انھوں نے کبھی کبھار زنا کرلیا تو اس میں کیا حرج ہوا۔پھر لکھا ہے ہمیں حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے ۔کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے ۔﴿روزنامہ الفضل مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸﴾۔

قارئین کرام!اس حوالے پر ذرا غور فرمائیں اس میں مرزا قادیانی کا ایک مرید صریح طور پر اس بات کا اقرار کررہا ہے کہ غلام احمد قادیانی کبھی کبھی زنا بھی کیا کرتے تھے اور مجھے اس بات پر کوئی اعتراض بھی نہیں اس لئے کہ وہ اللہ کے ولی تھے اور پھر آگے مرزا کے لڑکے بشیر الدین کے بارے میں کہتا ہے کہ مجھے اعتراض تو اس پر ہے جو ہر وقت زنا میں ملوث رہتا ہے قارئین کرام یہ کوئی معمولی الزام نہیں اور نہ ہی کسی معمولی شخصیت پر لگا ہے ایک قادیانیوں کا نبی ہے تو دوسرا خلیفہ۔قادیانیوں کو تو اس بات پر آسمان سر پر اٹھالینا چاہئے تھا اس شخص کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہئے تھا اس پر ہتک عزت کا دعویٰ دائر کرنا چاہئے تھا کہ اس شخص نے ہمارے حضرت جی پر اتنا بڑا الزام لگا دیا مگر دوسری طرف قادیانیوں کی طرف سے سکوت مرگ جیسی خاموشی جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ الزام لگانے والا الزام محض نہیں لگا رہا ہے بلکہ حقیقت واضح کررہا ہے ۔ایک اور بات بھی بتاتا چلوں کہ مرزا بشیر الدین جو حکیم نور الدین کے بعد قادیانیوں کا دوسرا امام نہاد خلیفہ بنا یہ وہ شخص ہے کہ جس پر خود اس کی جماعت کے لوگوں نے تواتر کے ساتھ زنا ،لواطت و غلام بازی کا الزام لگایا حتیٰ کے اس شخص نے اپنی بیٹی تک کے ساتھ منہ کالا کیا تھا۔میں یہ باتیں انتہائی ذمہ داری سے کررہا ہوں اور اگر کسی قادیانی کو کوئی شک یا اعتراض ہو تو وہ آئے مرد بنے اور میدان میں آئے میں ثبوت فراہم کرنے کیلئے تیار ہوں لیکن:

نہ خنجر اٹھے گا ان سے نہ تلوار
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

آدھی رات کو تبرک ۔۔؟؟

ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب نے مجھے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی خدمت میں رہی ہوں گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی ۔بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی ۔مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا ۔دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے لیکر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنودگی نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا (موقعہ بھی تو سرور کا تھا۔۔ناقل) اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو مجھ کو ان کی خدمت کیلئے بھی اسی طرح کئی راتیں گزارنی پڑیں تو حضور نے فرمایا کہ اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے (۔۔مگر کیوں؟۔۔ناقل) اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے ۔﴿سیرت المہدی ج۳ ص۲۷۲۔۲۷۳﴾

قارئین کرام!ایک ایسے شخص جس کے احوال ہم ماقبل میں ذکر کرچکے ہیں ایک غیر محرم عورت کا آدھی آدھی رات کو ٹانگیں دبوانا کیا معنی رکھتا ہے؟ اور پھر بقول زینب بی بی کے ''آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے'' آدھی رات کو ایک غیر کی لڑکی کو کس قسم کا تبرک دیا جاتا ہوگا میرے خیال میں اس کی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

قارئین کرام! ایک طرف میں اپنے آقا و مولا خاتم النبیین ﷺ کی سیرت کو دیکھتا ہوں کہ ایک کافرہ عورت آپ کے دربار عالی مقام میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ اس کے اکرام میں اپنی چادر بچھا دیتے ہیں صحابہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ایک کافرہ کیلئے یہ عزت؟ میرے آقا ﷺ قربان جاؤں عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ کافرہ ہے تو کیا ہوا در بار تو اللہ کے رسول محمد ﷺ کا ہے۔ مگر دوسری طرف میں اس بدبخت شخص کے کردار کو دیکھتا ہوں ﴿کہ جس کا دعوی تھا کہ منم کلیم خدا منم مسیح زماں منم محمد و احمد کہ مجتبٰی باشد جو یہ کہتا ہے کہ قرآن میری منہ کی باتیں ہیں جس کا دعوی تھا کہ خدا نے مجھے الہام کیا ہے خلقت لک لیلا و نھارا اعمل بما شئت انی غفرت لک (میں نے تیرے لئے دن اور رات کو پیدا کیا تو جو چاہے کر میں نے تحقیق تجھے بخش دیا)﴾ تو میرا سر شرم سے جھک جاتا ہے کہ کس طرح اس شخص نے اپنے گھر میں حرام کاری کا اڈہ کھول کر قوم کی بھولی بھالی بہو بیٹیاں جسے اس نے اپنی روحانیت کے جال میں پھنسا دیا تھا کے ذریعہ اپنے چیلوں کی نفسانی ہوس پوری کرتا تھا ملاحظہ ہو:

بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ مدت کی بات ہے جب میاں ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی پہلی بیوی فوت ہوگئی اور ان کو دوسری بیوی کی تلاش ہوئی تو ایک دفعہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی ۔۔ناقل) نے ان سے کہا کہ ہمارے گھر میں دو لڑکیاں رہتی ہیں ان کو میں لاتا ہوں۔ آپ ان کو دیکھ لیں پھر ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس سے آپ کی شادی کر دی جاوے۔ چنانچہ حضرت صاحب گئے اور ان دو لڑکیوں کو بلا کر کمرے کے باہر کھڑا کر دیا پھر اندر آ کر کہا کہ وہ باہر کھڑی ہیں، آپ چک کے اندر سے دیکھ لیں چنانچہ میاں ظفر احمد صاحب نے ان کو دیکھ لیا اور پھر حضرت صاحب نے ان کو رخصت کر دیا اور اس کے بعد میاں ظفر احمد صاحب سے پوچھنے لگے اب بتاؤ تمھیں کونسی لڑکی پسند ہے۔ وہ نام تو کسی کا جانتے نہ تھے، اس لئے انھوں نے کہا کہ جس کا منہ لمبا ہے، وہ اچھی ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے میری رائے لی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو نہیں دیکھا پھر آپ خود فرمانے لگے کہ ہمارے خیال میں تو دوسری لڑکی بہتر ہے جس کا منہ گول ہے۔ پھر فرمایا جس شخص کا چہرہ لمبا ہوتا ہے وہ بیماری وغیرہ کے بعد عموما بدنما ہو جاتا ہے لیکن گول چہرے کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔ (کامیاب دلال۔۔ناقل) ﴿سیرت المہدی ج ا ص ۲۵۹﴾۔

مرزا تھیٹر بھی جاتا تھا یعنی تھیٹری نبی

حضرت مسیح موعود کے امرتسر جانے کی خبر سے بعض اور احباب بھی مختلف شہروں سے وہاں آ گئے چنانچہ کپورتھلہ سے محمد خان صاحب اور منشی ظفر احمد صاحب بہت دنوں وہاں ٹھہرے رہے۔ گرمی کا موسم تھا۔ اور منشی صاحب اور میں ہر دو نحیف البدن اور چھوٹے قد کے آدمی ہونے کے سبب ایک ہی چارپائی پر دونوں لیٹ جاتے۔ ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا۔ جو مکان کے قریب ہی تھا۔ اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات تھیٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے تاکہ معلوم ہو وہاں کیا ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں فرمایا۔ منشی ظفر احمد صاحب نے خود ہی مجھ سے فرمایا میں تو حضرت صاحب کے ہاں آپ کی شکایت لیکر گیا تھا اور میرا خیال تھا کہ حضرت صاحب آپ کو بلا کر تنبیہ کریں گے۔ مگر حضور نے تو صرف یہی فرمایا کہ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔ ﴿ذکر حبیب مفتی صادق قادیانی ص ۱۸﴾۔

یاد رہے کہ یہ مفتی صادق قادیانی مرزا قادیانی کے اولین نام نہاد صحابہ میں سے ہے اور مرزا کے تین سو تیرہ جنتی چیلوں میں اس کا شمار ہوتا ہے بلکہ قادیانیوں کے ہاں یہ شخص قادیانی عشرہ مبشرہ صحابہ (مرزائی قادیانی کے چیلوں کو صحابہ کہتے ہیں نعوذ باللہ) میں شامل ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگالیں کہ مرزا کی جماعت میں کیسے لوگ شامل تھے جب خواص کا یہ حال تو عام قادیانیوں کے تو کیا کہنے۔ اصل میں اس میں ان کا قصور نہیں خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے جیسا دو نمبری نبی ویسے فرا ڈی چیلے۔

﴿آخری گزارش﴾ قارئین کرام میں نے انتہائی اختصار کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کے چند تاریک پہلو آپ کے سامنے رکھے ہیں اس

شخص کا کردار ہے کہ جس کے بارے میں اس کے چیلوں کا کہنا ہے کہ اس جیسا نبی کائنات میں نہیں گزرا اور جو نشانیاں اس نبی کو دی گئی ہیں اگر ہزار نبیوں پر بھی تقسیم کردی جائے تو ان کی بھی نبوت ثابت ہو جائے گی جس کے بارے میں اس کے چیلے یہ اعلان کرتے تھے کہ ابو بکر و عمر تو حضرت مسیح موعود مرزا قادیانی کے جوتے کے تسمے کھولنے کی بھی لائق نہ تھے نعوذ باللہ یہ اس شخص کا کردار ہے کہ جس کے بارے میں اس کا ایک مرید یہ اعلان کرتا ہے کہ:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے بڑھ کر ہے اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

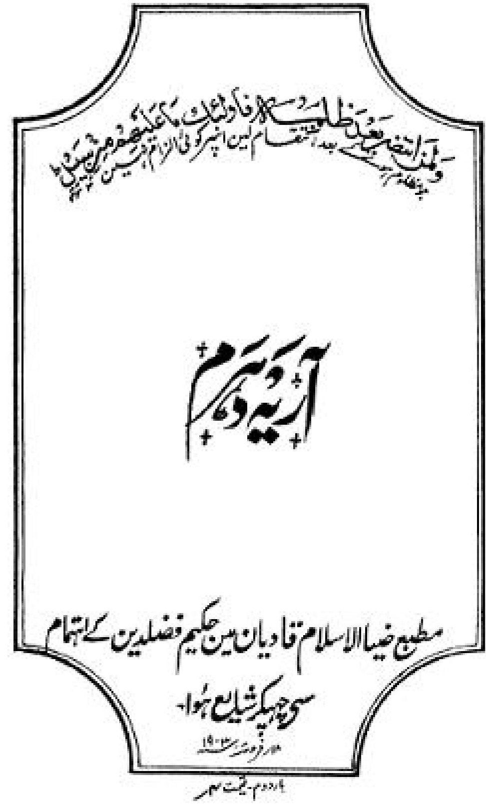
جس کے مرید اسے رحمۃ اللعالمین کا لقب دیتے ہیں جس کے صرف دیکھنے سے لوگ حضور ﷺ کے صحابہ کی جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ہائے افسوس کس کس گستاخی کا ذکر کروں۔۔ ہائے افسوس یہ دعوے اس شخص کے بارے میں جو اپنے کردار کے اعتبار سے شریف آدمی بھی کہلانے کا لائق نہیں چہ جائیگا کہ نبوت و مسیحیت کے دعوے۔۔۔۔۔۔؟۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا نام خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

الحمد للہ بندہ اب تک اس مضمون پر دو قادیانیوں سے مناظرے کر چکا ہے اور دونوں اپنی ذلت و رسوائی کے نقوش تاریک کے صفحات پر چھوڑ کر تا حال مفرور ہیں (میں اس بات کا ثبوت فراہم کرنے کیلئے تیار ہوں) اس کے علاوہ احقر اس مضمون کو قادیانیوں کے لندن مرکز بیت الفتوح اور پاکستانی مرکز ربوہ چناب نگر بھی بھیج چکا ہے مگر وہاں سے تا حال اب تک سکوت مرگ کی سی خاموشی ہے، مزید اتمام حجت کیلئے بندے نے اس مضمون کو انٹرنیٹ پر قادیانیوں کے ایک فورم جس کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہے http://www.rabwah.pk/forum/ پر بھی اپلوڈ کیا مگر اگلے ہی دن میرا داخلہ اس فورم پر ممنوع قرار دے دیا گیا اور مجھے نہ صرف تا حیات بین کر دیا گیا، بلکہ میرا مضمون بھی حذف کر دیا گیا فالحمد للہ علی ذالک۔ اور میری اب بھی اپنے قارئین سے درخواست ہے کہ اگر وہ اس مضمون کو کسی طرح قادیانیوں تک پہنچا دیں تو بندہ آپ حضرات کا ممنون و مشکور ہوگا، لیکن میرا دعوی ہے کہ قادیانی زہر کا پیالہ پی لینگے لیکن میرے مضمون کا جواب نہیں دیں گے اور نہ میرے چیلنج کو قبول کریں گے اس کا آپ تجربہ کر کے دیکھ لیں یہ میری پیشگوئی ہے۔ قادیانی مجھ سے اس نمبر 0333-2405284 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ احقر قادیانیوں کو قادیانیوں ہی کی کتابوں سے مرزا قادیانی کی سیرت مفت پڑھانے کیلئے تیار ہے۔

والسلام علیکم علی من اتبع الھدی
آپ کی دعاؤں کا طالب
خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

اصل کتب کے سکین حوالے



جسکو کہتے ہیں آریہ جی نیوگ — ناک کے کاٹنے کی آری ہے
کچھ نہیں سوچتے یہ دشمن شرم — کہ یہ پوشیدہ ایک یاری ہے
مرتکب اس کا ہے بڑا دیوث — اعتقاد اسپہ بدشعاری ہے
غیر مردوں سے مانگنا نطفہ — سخت خبث اور نابکاری ہے
غیر کے ساتھ جو کہ سوتی ہے — وہ نہ بیوی زن بزاری ہے
ہے وہ چنڈال دشٹ اور پاپی — حیف اُس کی کوئی چماری ہے
ہیں کروڑوں نیوگ کے بچے — آریہ دیس میں یہ خواری ہے
ایسی اولاد پر خدا کی مار — یہ نہ اولاد قہر باری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے — ساری شہوت کی بیقراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط — یار کی اسکو آہ وزاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن — پاک دامن ابھی بچاری ہے
لالہ صاحب بھی کیسے احمق ہیں — ان کی لالی نے عقل ماری ہے
گھر میں لائے ہیں اسکے یاروں کو — ایسی جورو کی پاسداری ہے
اس کے یاروں کو دیکھنے کے لئے — سر بازار ان کی باری ہے
جورو جی پر فدا ہیں یہ جی سے — وہ نیوگی پہ اپنے واری ہے
شرم و غیرت ذرا نہیں باقی — کسقدر ان کو بردباری ہے
ہے کوئی مرد کی تلاش انہیں — خوب جورو کی حق گذاری ہے
تا کہ کروائیں پھر اسے گندی — پاک ہونے کی انتظاری ہے
خاک میں ملتے ہیں بشر کے لئے — کیا مزاجوں میں خاکساری ہے
قابل شرم بھیک لیتے ہیں — بھیک کی رسم یہ نیاری ہے
گھر بگھر ہیں نیوگ کے چرچے — نہ حیا ہے نہ شرمساری ہے
گو زمانہ میں روشنی پھیلی — ان پہ اندھیرا ابھی طاری ہے
کیا کریں وید کا یہی ہے حکم — ترک کرنا گناہگاری ہے

گروہ ہیں اس لئے وہ باوجود اپنے طور کے وجد اور رقص اور اشعار خوانی اور سرود وغیرہ کے رحیم خدا کے تعلق سے سخت بے نصیب ہوتے ہیں اور اُس نطفہ کی طرح ہوتے ہیں جو آتشک کی بیماری یا جذام کے عارضہ سے جل جائے اور اس قابل نہ رہے کہ رحم سے تعلق پکڑ سکے۔ پس رحم اور رحیم کا تعلق یا عدم تعلق ایک ہی بنا پر ہے صرف روحانی اور جسمانی عوارض کا فرق ہے۔ اور جیسا کہ نطفہ بعض اپنے ذاتی عوارض کی رُو سے اس لائق نہیں رہتا کہ رحم اس سے تعلق پکڑ سکے اور اس کو اپنی طرف کھینچ سکے ایسا ہی حالت خشوع جو نطفہ کے درجہ پر ہے بعض اپنے عوارض ذاتیہ کی وجہ سے جیسے تکبّر اور عُجب اور ریا یا اور کسی قسم کی ضلالت کی وجہ سے یا شرک سے اس لائق نہیں رہتی کہ رحیم خدا اس سے تعلق پکڑ سکے پس نطفہ کی طرح تمام فضیلت روحانی وجود کے اوّل مرتبہ کی جو حالت خشوع ہے رحیم خدا کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا کرنے سے وابستہ ہے جیسا کہ تمام فضیلت نطفہ کی رحم کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے وابستہ ہے۔ پس اگر اس حالت خشوع کو اس رحیم خدا کے ساتھ حقیقی تعلق نہیں اور نہ حقیقی تعلق پیدا ہو سکتا ہے تو وہ حالت اس گندے نطفہ کی طرح ہے جس کو رحم کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا نہیں ہو سکتا اور یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز اور یاد الٰہی میں جو کبھی انسان کو حالتِ خشوع میسّر آتی ہے اور وجد اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے یا لذّت محسوس ہوتی ہے یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اُس انسان کو رحیم خدا سے حقیقی ۳۵
تعلق ہے جیسا کہ اگر نطفہ اندام نہانی کے اندر داخل ہو جائے اور لذّت بھی محسوس ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اُس نطفہ کو رحم سے تعلق ہو گیا ہے بلکہ تعلق کے لئے علیحدہ آثار اور علامات ہیں۔ پس یاد الٰہی میں ذوق شوق جس کو دوسرے لفظوں میں حالت خشوع کہتے ہیں نطفہ کی اُس حالت سے مشابہ ہے جب وہ ایک صورتِ انزال پکڑ کر اندام نہانی کے اندر گر جاتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ وہ جسمانی عالم میں ایک کمال لذّت کا وقت ہوتا ہے لیکن تاہم فقط اُس قطرہ منی کا اندر گرنا اس بات کو مستلزم نہیں

کہ رحم سے اس نطفہ کا تعلق بھی ہو جائے اور وہ رحم کی طرف کھینچا جائے۔ پس ایسا ہی روحانی ذوق شوق اور حالتِ خشوع اس بات کو مستلزم نہیں کہ رحیم خدا سے ایسے شخص کا تعلق ہو جائے اور اس کی طرف کھینچا جائے بلکہ جیسا کہ نطفہ کبھی حرامکاری کے طور پر کسی رنڈی کے اندام نہانی میں پڑتا ہے تو اس میں بھی وہی لذّت نطفہ ڈالنے والے کو حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اپنی بیوی کے ساتھ۔ پس ایسا ہی بُت پرستوں اور مخلوق پرستوں کا خشوع و خضوع اور حالتِ ذوق و شوق رنڈی بازوں سے مشابہ ہے یعنی خشوع اور خضوع مشرکوں اور ان لوگوں کا جو محض اغراض دنیویہ کی بنا پر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اس نطفہ سے مشابہت رکھتا ہے جو حرامکار عورتوں کے اندام نہانی میں جا کر باعث لذّت ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ نطفہ میں تعلق پکڑنے کی استعداد ہے حالتِ خشوع میں بھی تعلق پکڑنے کی استعداد ہے مگر صرف حالتِ خشوع اور رقّت اور سوز اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ وہ تعلق ہو بھی گیا ہے جیسا کہ نطفہ کی صورت میں جو اس روحانی صورت کے مقابل پر ہے مشاہدہ ظاہر کر رہا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی عورت کے اندام نہانی میں داخل ہو جائے اور اس کو اس فعل سے کمال لذّت حاصل ہو تو یہ لذّت اس بات پر دلالت نہیں کریگی کہ حمل ضرور ہو گیا ہے۔ پس ایسا ہی خشوع اور سوز و گداز کی حالت گو وہ کیسی ہی لذّت اور سرور کے ساتھ ہو خدا سے تعلق پکڑنے کیلئے کوئی لازمی علامت نہیں ہے✝ یعنی کسی شخص میں نماز اور یاد الٰہی کی حالت میں خشوع اور رقّت اور گداز اور گریہ و بکا پیدا ہونا اور لذّت محسوس ہونا اس بات کو

✝ ابتدائی حالت میں خشوع اور رقّت کے ساتھ ہر طرح کے لغو کام جمع ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ بچہ میں رونے کی عادت بہت ہوتی ہے اور بات بات میں رو دیتا ہے اور خشوع اور انکسار اختیار کرتا ہے مگر ایام بچپن کے زمانہ میں طبعاً وہ بہت سے لغویات میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور سب سے پہلے لغو باتوں اور لغو کاموں کی طرف ہی رغبت کرتا ہے اور اکثر لغو حرکات اور لغو طور پر کودنا اور اچھلنا ہی اس کو پسند آتا ہے جس میں بسا اوقات اپنے جسم کو بھی کوئی صدمہ پہنچا دیتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ انسان کی زندگی کی راہ میں فطرتاً پہلے لغویات ہی آتے ہیں اور بغیر اس مرتبہ کے طے کرنے کے دوسرے مرتبہ تک وہ پہنچ ہی نہیں سکتا۔ پس طبعاً پہلا زینہ عروج کا بچپن کے لغویات سے پرہیز کرنا ہے سو اس سے ثابت ہے کہ سب سے پہلا تعلق انسانی سرشت کو لغویات سے ہی ہوتا ہے۔ منہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

تذکرۃ المہدی

مؤلفہ

سراج الحق صاحب نعمانی جمالی السرساوی احمدی

بماہ جون ۱۹۱۵ء

بار اول ۵۰۰

قیمت

گیا تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار مکہ کے قریش نے کیا یہودیوں سے ٹھگ کر کہ یہ وہ مسیح نہیں ہے جس کی آمد کی خبر ہے کہ وہ کسی زمانہ میں آویگا۔ بلکہ یہود تو اب تک مسیح کے انتظار میں ہیں۔

اس شخص نے کہا کہ کیا ہم یہودی ہیں۔ میں نے کہا کہ تم اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھو کہ تمہارے قول و فعل کیسے ملتے جلتے ہیں۔ اس بات پر وہ شخص سخت غضبناک ہوکر کہنے لگا۔ دیکھو جی عزرات کو لگائی ہے بدکاری کرتا ہے اور صبح کو بے غسل لوٹا ابھرا ہوا ہوتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا اور وہ الہام ہوا میں مہدی ہوں مسیح ہوں۔ مجھ جیسا انسان غیرت مند کب روا رکھ سکتا تھا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام (فداہ جانی وروحی نفسی وامی وابی) کی نسبت ایسا گندہ بد سن سکے۔ بس میں نے اسکے ایک ایسا تھپڑ مارا کہ اسکی ٹوپی گر گئی سر ننگا ہو گیا اور دور جا پڑی اور کہا او مردود دشمن مقبول الٰہی تو ایسا بہتان پاک ایسے صادق مصدوق طاہر مطہر انسان کی نسبت اور میرے سامنے بکتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ میں انکا خادم اور مرید ہوں اور وہ میرے آقا اور مرشد اور پیشوا ہیں۔ خیر وہ تو آج سے میرے پاس آیا۔ اور یا مجھ سے ملا بیٹھے

ف یہ بیہودہ الفاظ ہیں جو اس مردود کے منہ سے نکلتے ہیں نے وہی الفاظ نقل کر دیئے ہیں۔ تاکہ اس بدبخت بدانجام کے سنکر لوگوں کو عبرت ہو۔ منہ

مولوی محمد حسین کے والد کو اگر علم ہوتا

حضرت مسیح موعود کے والدین کے نکاح کا نتیجہ

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

اسسٹنٹ - محمد خان

نمبر ۳۵ | مورخہ ۲ نومبر ۱۹۲۲ء | مطابق ربیع الاول ۱۳۴۱ھ | جلد

مدینۃ المسیح

اخبار احمدیہ

[illegible]

ہم کو خدا نے یہ شرف بخشا ہے کہ ہم سب پیغمبروں کی تعظیم کرتے ہیں

[illegible]

آفتاب کی توہین کرنا جو فرزند دیتا ہے [illegible]

[illegible]

اور سخت اس شخص پر کہ جھوٹا ہے۔

اول۔ خدا تعالیٰ کی نسبت [illegible]

[illegible]

ولقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون

حیات احمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات

جلد دوم نمبر اول

[illegible]

کس خیال میں پھر رہے تھے۔ ورنہ حضور کو اکیلے پھرتے لدھیانہ میں نہ دیکھا تھا۔ اور خاکسار بھی اسی خیال سے سامنے نہ ہوا کہ شاید کوئی بھید ہوگا۔ پھر اسی لدھیانہ میں خاکسار نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جب حضرت اقدس علیہ السلام دہلی سے واپس لدھیانہ تشریف لائے۔ تو حضور کی زیارت کے لئے اس قدر اسٹیشن پر ہجوم ہو گیا تھا کہ بڑے بڑے معزز لوگ آدمیوں کی کثرت اور دھکا پیل سے زمین پر گر گئے تھے اور پولیس والے بھی عاجز آ گئے تھے گرد و غبار آسمان کو جا رہا تھا۔ اور حضور اقدس علیہ السلام نے بھی بڑی محبت سے لوگوں کو فرمایا کہ ہم تو یہاں چوبیس گھنٹے ٹھہریں گے ملنے والے وہاں قیام گاہ پر آ جائیں۔ ایک وقت اکیلے یہاں پھرتے دیکھا اور پھر یہ بھی دیکھا کہ اس قدر ہجوم آپ کی زیارت کے لئے جمع ہو گیا تھا۔

اس موخر الذکر سفر میں حضور علیہ السلام نے لدھیانہ میں ایک لیکچر دیا جس میں ہندو عیسائی مسلمان اور بڑے بڑے معزز لوگ موجود تھے۔ تین گھنٹے حضور اقدس نے تقریر فرمائی۔ حالانکہ بوجہ سفر دہلی کچھ طبیعت بھی درست نہ تھی۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ اس لئے حضور اقدس نے بوجہ سفر روزہ نہ رکھا تھا۔ اب حضور اقدس نے تین گھنٹہ تقریر جو فرمائی تو طبیعت پر ضعف سا طاری ہوا۔ مولوی محمد احسن صاحب نے اپنے ہاتھ سے دودھ پلایا۔ جس پر ناواقف مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ مرزا رمضان میں دودھ پیتا ہے۔ اور شور کرنا چاہا۔ لیکن چونکہ پولیس کا انتظام اچھا تھا۔ فوراً یہ شور کرنے والے مسلمان وہاں سے نکال دیئے گئے۔ اس موقعہ پر یہاں پر تین تقاریر ہوئیں۔ اوّل مولوی سید محمد احسن صاحب کی دوسرے حضرت مولوی نورالدین صاحب کی۔ تیسرے حضور اقدس علیہ السلام کی پھر یہاں سے حضور امرتسر تشریف لے گئے۔ وہاں سُنا ہے کہ مخالفوں کی طرف سے سنگباری بھی ہوئی تھی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ بازار میں اکیلے پھرنے کی بات تو خیر ہوئی مگر مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ حضور بازار کے اندر صرف صدری میں پھر رہے تھے۔ اور جسم پر کوٹ نہیں تھا۔ کیونکہ حضرت صاحب کا طریق تھا کہ گھر سے باہر ہمیشہ کوٹ پہنکر نکلتے تھے۔ پس اگر میر صاحب کو کوئی غلطی نہیں لگی تو اس وقت کوئی خاص بات ہوگی یا جلدی میں کسی کام کی وجہ سے نکل آئے ہوں گے۔ یا کوٹ کا خیال نہیں آیا ہوگا۔

۴۰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت

میرا ہی حق ہے۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھکو پنکھا ہلاتے گذر جاتی تھی۔ مجھکو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان وتکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ پھر بھی اس حالت میں مجھکو نہ نیند نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی۔ بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے۔ تو مجھکو ان کی خدمت کے لئے بھی اسی طرح کئی راتیں گذارنی پڑیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے۔

۹۱۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت خلیفہ اولؓ کے درس میں جب آیت وما ابرّیُٔ نفسی ان النفس لامّارۃ بالسوء الّا ما رحم ربّی۔ ان ربّی غفورٌ رحیمٌ آیا کرتی۔ تو آپ کہا کرتے تھے کہ یہ عزیز مصر کی بیوی کا قول ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب کے سامنے بھی یہ بات کسی دوست نے پیش کردی۔ کہ مولوی صاحب اسے امراۃ العزیز کا قول کہتے ہیں۔ حضرت صاحب فرمانے لگے۔ کیا کسی کافرہ بدکار عورت کے منہ سے بھی ایسی معرفت کی بات نکل سکتی ہے۔ اس فقرہ کا تو لفظ لفظ کمال معرفت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ تو سوائے نبی کے کسی کا کلام نہیں ہوسکتا۔ یہ عجز اور اعتراف کمزوری کا اور اللہ تعالیٰ پر توکل اور اس کی صفات کا ذکر یہ انبیاء ہی کی شان ہے۔ آیت کا مضمون ہی بتا رہا ہے۔ کہ یوسف کے سوا اور کوئی اسے نہیں کہہ سکتا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس واقعہ کا ذکر روایت ۱۲۲ میں بھی آچکا ہے۔

۹۱۲ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ کسی تکلیف کے علاج کے لئے اس عاجز کو یہ حکم دیا۔ کہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب لاہوری ساکن بھاٹی دروازہ سے (جو مدت ہوئے فوت ہوچکے ہیں) نسخہ لکھوا کر لاؤ۔ اور اپنا حال بھی لکھ دیا۔ اور بتا بھی دیا۔ چنانچہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان سے نسخہ لاکر حضرت صاحب کو دیا۔ ڈاکٹر صاحب سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت صاحب ان سے پہلے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت مسیح موعود (۲۹۶)
فرماتے تھے کہ مجھے وہ لوگ جو دنیا میں سادگی سے زندگی بسر کرتے ہیں بہت ہی پیارے لگتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت (۲۹۷)
صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ (یعنی خدا کی رضا سب سے مقدم ہونی چاہیے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے (۲۹۸)
کہ مدت کی بات ہے کہ جب میاں ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی پہلی بیوی فوت ہو گئی اور ان کو دوسری بیوی کی تلاش ہوئی۔ تو ایک دفعہ حضرت صاحب نے ان سے کہا کہ ہمارے گھر میں دو لڑکیاں رہتی ہیں۔ ان کو میں لاتا ہوں آپ ان کو دیکھ لیں۔ پھر ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس سے آپ کی شادی کر دی جاوے۔ چنانچہ حضرت صاحب گئے اور ان دو لڑکیوں کو بلا کر کمرے کے باہر کھڑا کر دیا اور پھر اندر آ کر کہا کہ وہ باہر کھڑی ہیں آپ چک کے اندر سے دیکھ لیں چنانچہ میاں ظفر احمد صاحب نے ان کو دیکھ لیا اور پھر حضرت صاحب نے ان کو رخصت کر دیا۔ اور اس کے بعد میاں ظفر احمد صاحب سے پوچھنے لگے۔ کہ اب بتاؤ۔ تمہیں کونسی لڑکی پسند ہے۔ وہ نام تو کسی کا جانتے نہ تھے۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ جس کا منہ لمبا ہے۔ وہ اچھی ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے میری رائے لی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو نہیں دیکھا۔ پھر آپ خود فرمانے لگے۔ کہ ہمارے خیال میں تو دوسری لڑکی بہتر ہے۔ جس کا منہ گول ہے۔ پھر فرمایا جس شخص کا چہرہ لمبا ہوتا ہے وہ بیماری وغیرہ کے بعد عموماً بدنما ہو جاتا ہے۔ لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔ میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا۔ کہ اس وقت حضرت صاحب اور میاں ظفر احمد صاحب اور میرے سوا اور کوئی شخص وہاں نہ تھا۔ اور نیز یہ کہ حضرت صاحب ان لڑکیوں کو کسی احسن طریق سے وہاں لائے تھے اور پھر ان کو مناسب طریق پر رخصت کر دیا تھا جس سے ان کو کچھ معلوم نہیں ہوا مگر ان میں سے کسی کے ساتھ میاں ظفر احمد صاحب کا رشتہ نہیں ہوا۔ یہ مدت کی بات ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ اللہ کے نبیوں میں خوبصورتی کا احساس بھی نہایت ہوتا ہے۔ دراصل جو شخص حقیقی حسن کو پہچانتا اور اس کی قدر کرتا ہے۔ وہ مجازی حسن کو بھی ضرور پہچانتا اور

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

ذکرِ حبیبؐ

مُصنّفہ
حضرت مفتی محمد صادق

یہی مسئلہ پیش کیا۔ کہ آپؑ کی بعض تحریروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپؑ نبوّت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اِس لئے لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ حضرت صاحبؑ نے اسکی تشریح فرمائی۔ کہ میری مُراد اس سے کیا ہے۔ جس پر اُن مولوی صاحب نے کہا۔ کہ اچھا آپؑ تحریر کردیں۔ کہ آپؑ کی تحریرات میں جہاں کہیں نبوّت کا لفظ ہے، وہ ایسا نہیں۔ کہ جو ختم نبوّت کے منافی ہو۔ اور اس سے مراد محدثیت ہے۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔ کہ بیشک میں لکھدیتا ہُوں۔ چنانچہ اُسی وقت حضورؑ نے ایک تحریر لکھکر مولوی صاحب کو دیدی۔ جو کہ اُنہوں نے اپنے پاس رکھ لی۔ تاکہ اُن لوگوں کو دکھائیں۔ جو اس وجہ سے حضرت صاحبؑ پر کُفر کا فتویٰ لگاتے تھے۔ انہی دنوں میں ایک دن بعض شریر لوگ مخالف مولویوں کے بہکانے سے اُس مکان پر حملہ کرکے آگئے۔ جہاں پر ہم ٹھیرے ہُوئے تھے۔ اور مکان کے اُوپر زنانہ میں گُھسنا چاہتے تھے۔ مگر چند احمدیوں نے جو ساتھ تھے۔ بڑی ہمت سے سیڑھیوں میں کھڑے ہوکر اُن لوگوں کو روکا۔ اور بعد میں پولیس کے پہنچ جانے سے وہ لوگ منتشر ہوگئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امرتسر جانے کی خبر سے بعض اور احباب بھی مختلف شہروں سے وہاں آگئے۔ چنانچہ کپور تھلہ سے محمدؐ خاں صاحب مرحوم اور منشی ظفر احمدؐ صاحب بہت دنوں وہاں ٹھیرے رہے۔ گرمی کا موسم تھا۔ اور مفتی صاحب اور مَیں ہر دو نحیف البدن اور چھوٹے قد کے آدمی ہونے کے سبب ایک ہی چارپائی پر دونوں لیٹ جاتے تھے۔ ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیئٹر میں چلا گیا۔ جو مکان کے قریب ہی تھا۔ اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحبؑ کے پاس میری شکایت کی۔ کہ مفتی صاحب رات تھیئٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔ اِس کے سوا اَور کچھ نہیں فرمایا۔ منشی ظفر احمدؐ صاحب نے خود ہی مجھ سے ذکر کیا۔ کہ مَیں تو حضرت صاحبؑ کے پاس آپکی شکایت لیکر گیا تھا۔ اور میرا خیال تھا۔ کہ حضرت صاحبؑ آپکو بُلاکر تنبیہ کریں گے۔ مگر حضورؑ نے تو صرف یہی فرمایا۔ کہ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔ اور اس سے معلومات حاصل ہوتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ

قادیانیوں کی خیانت

قارئین کرام ہم نے ناقبل میں پیر سراج الحق قادیانی کی کتاب کی ایک غلیظ عبارت آپ حضرات کے سامنے پیش کی تھی قادیانیوں نے کمال خیانت اور دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے نئے ایڈیشن سے اس عبارت کو حذف کر دیا

ملاحظہ ہو اس بات کا ثبوت

تذکرۃ المہدیؑ

(ہر دو حصّے مکمل)

مؤلفہ

اخویم پیر سراج الحق صاحب نعمانی جمالی ہانسوی سرساوی احمدیؓ

بماہ جون ۱۹۱۵ء

صرف ٹائیٹل

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام مینیجر مطبع طبع کرا کر

ایم قاسم علی سابق ایڈیٹر الحق دہلی نے قادیان سے

شائع کیا۔

تذکرۃ المہدی — 111 — حصہ اول

علمی کے زمانہ میں آئے تو کسی سے میری یہی گفتگو تھی تو بیچ میں جناب حافظ صاحب نے دخل دے دیا اور کہا ہم مرزا صاحب کو ولی مانتے ہیں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانتے۔ میں حافظ صاحب کی اس بات کو سن کر خاموش ہو رہا اور میں نے سمجھا کہ یہ وہی مانیں گے جو کہہ رہا ہوں لیکن بتدریج۔ اب کوئی حافظ صاحب سے دریافت کرے تو شاید مجھ سے بھی دو چار ہاتھ آگے ہی ہوں گے اس بات کا جواب اس نے یہی دیا کہ مرزا صاحب تو امام مہدی نہیں ہیں۔ اور مسیح نہیں ہیں میں نے کہا کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام دنیا میں پیدا ہوئے تھے تو یہودیوں نے انکار کیا تھا۔ اور آنحضرت ﷺ کا انکار مکہ کے قریش نے کیا یہودیوں نے کہا کہ یہ وہ مسیح نہیں ہے جس کی آمد کی خبر ہے کہ وہ کسی آئندہ زمانہ میں آئے گا بلکہ یہود تو ابتک مسیح کے انتظار میں ہیں۔

اس شخص نے کہا کہ کیا ہم یہودی ہیں میں نے کہا کہ تم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تمہارے قول و فعل کس سے ملتے جلتے ہیں اس بات پر وہ شخص سخت غضبناک ہو کر کہنے لگا دیکھو جی مرزا ....

....

.... کہہ دیتا ہے کہ

مجھے یہ الہام ہوا اور وہ الہام ہوا میں مہدی ہوں مسیح ہوں۔ مجھ جیسا انسان غیرت مند کب روا رکھ سکتا تھا کہ حضرت اقدس علیہ السلام (فداہ جانی و روحی و نفسی وامی وابی) کی نسبت ایسا گندہ جملہ سن سکے۔ بس میں نے اس کے ایک ایسا تھپڑ مارا کہ اس کی ٹوپی پگڑی سر پر سے اتر کر دور جا پڑی اور کہا او مردود دشمن مقبول الٰہی تو ایسا جملہ ناپاک ایسے صادق مصدوق طاہر و مطہر انسان کی نسبت اور میرے سامنے بکتا ہے اور نہیں جانتا کہ میں انکا خادم اور مرید ہوں اور وہ میرے آقا اور مرشد اور رہنما ہیں۔ خبردار جو آج سے میرے پاس آیا۔ اور یا مجھ سے ملا میں نے اس کو نکال دیا۔ آٹھ دس روز تک وہ میرے مکان جائے فروکش تک